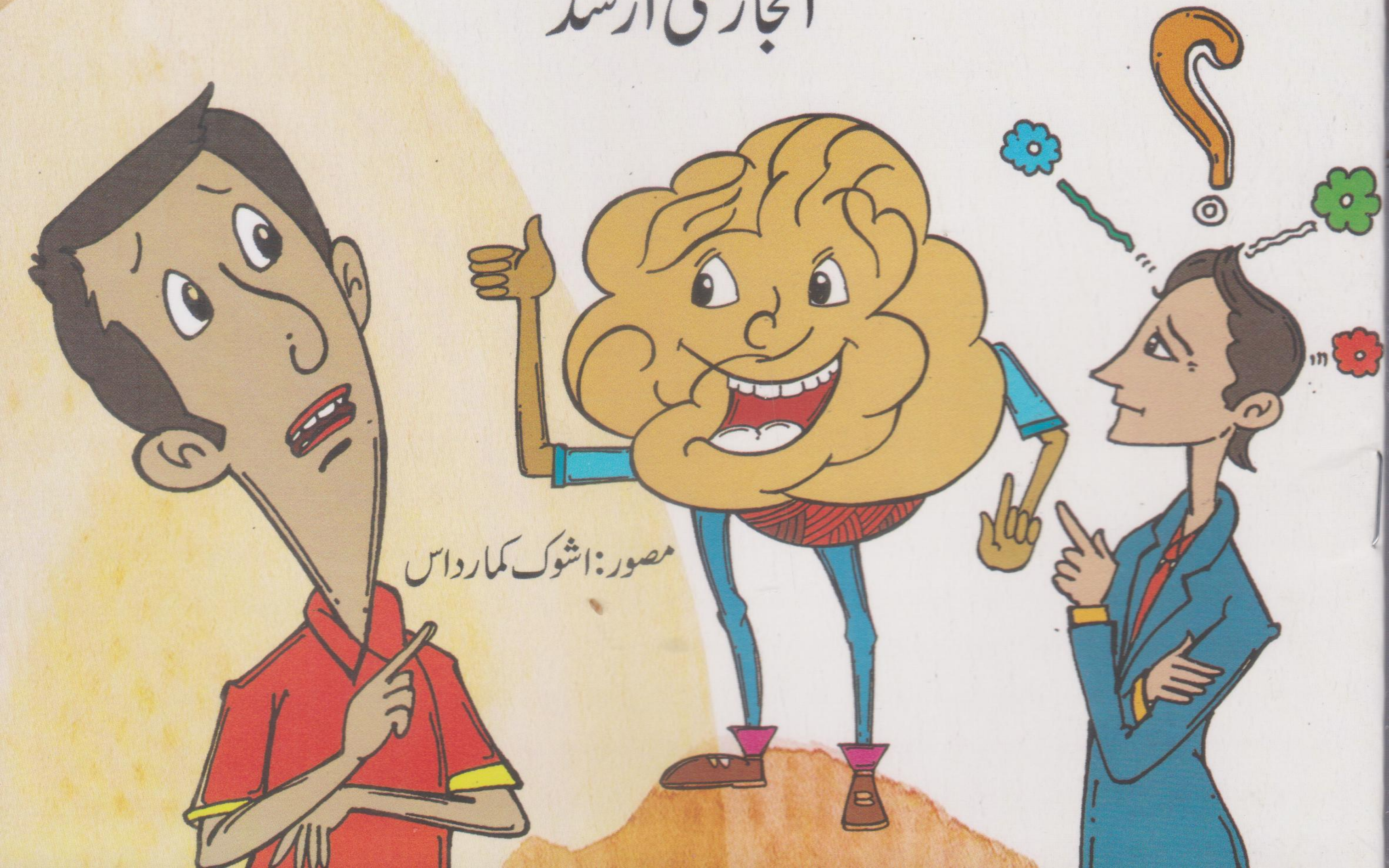
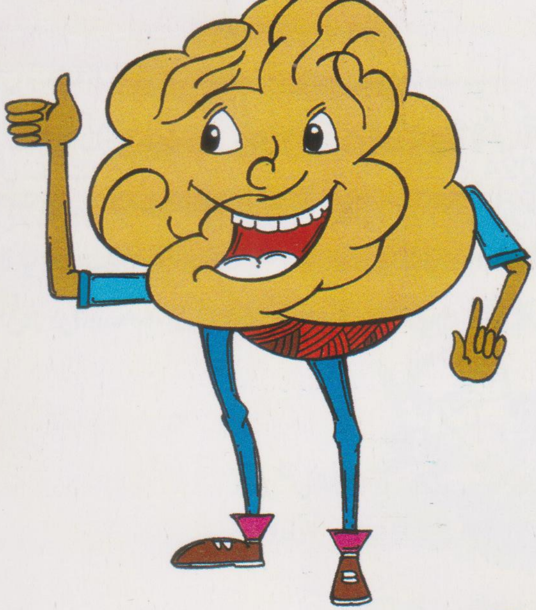
میں ہی مالک
میں ہی نوکر

اعجاز علی ارشد



مصور: اشوک کمار داس

میں ہی مالک میں ہی نوکر



اعجاز علی ارشد

مصور: اشوک کمار داس





قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

8 تا 12 سال کی عمر کے بچوں کے لیے

نئی نسل کی ذہنی نشوونمااوران کے خوابوں کو پرواز عطا کرنے کے لیے قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تناظر میں عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ادب اطفال کی تخلیق و تشکیل کے لیے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی نے نئے اشاعتی مشن اور وژن کے تحت 18 تا 20 ستمبر 2024 ادب اطفال ورکشاپ کا انعقاد کیا تھا، جس میں بچوں کی نفسیات و ترجیحات کا خیال رکھتے ہوئے معتبر تخلیق کاروں کے تعاون سے دلچسپ اور معلومات افزا تخلیقی مواد تیار کیا گیا۔ یہ کتاب اسی ورکشاپ سیریز کی ایک کڑی ہے۔



ڈاکٹر شمس اقبال

ڈائرکٹر

ISBN 978-93-49533-96-7

پہلا ایڈیشن: 2025

تعداد: 1100

MAIN HI MALIK MAIN HI NAUKAR

by Ejaz Ali Arshad

قیمت: -/30 روپے

سلسلہ مطبوعات: 2178

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی-110025

فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099

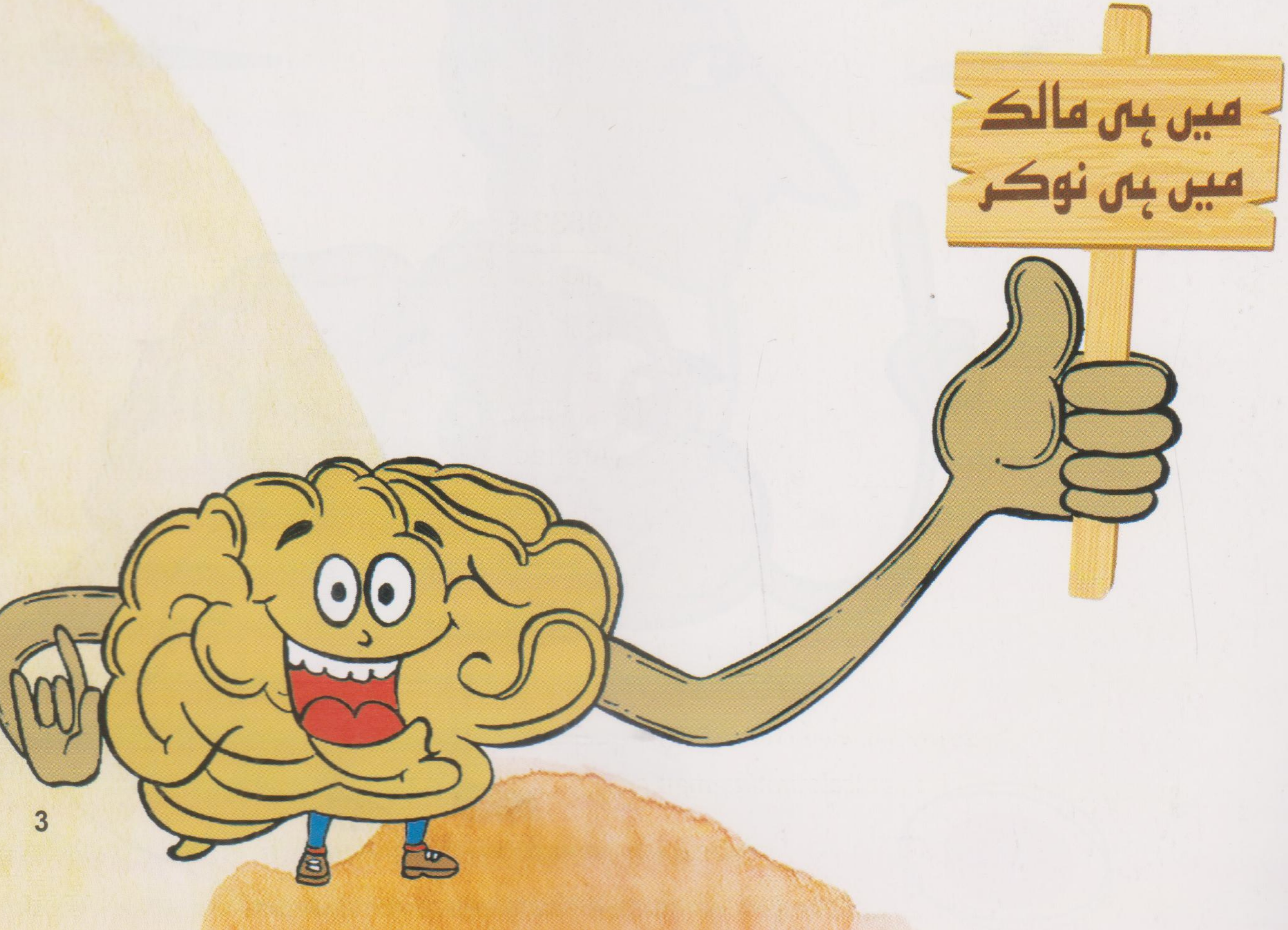
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک-8، آر-کے-پورم، نئی دہلی-110066 فون نمبر: 26109746

فیکس: 26108159 ای-میل: ncpulsaleunit@gmail.com

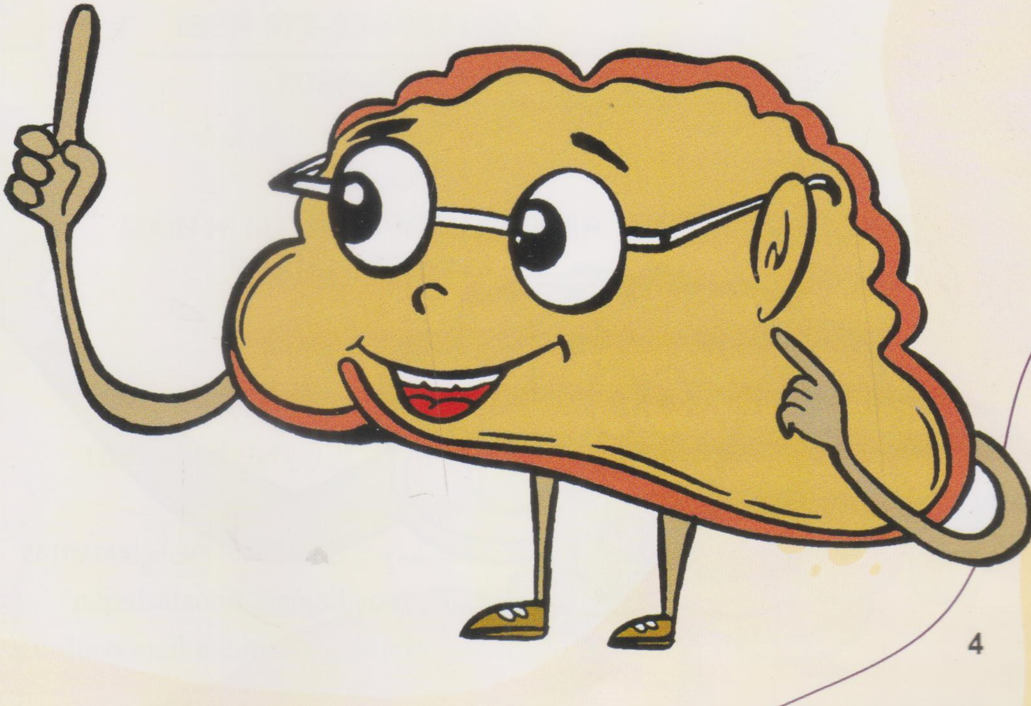
ای-میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in

طابع: میکاف پرنٹرس، B-127، سیکٹر 65، نوئیڈا-201301، یوپی

آپ نے دنیا کے سات عجائبات کا نام ضرور سنا ہوگا۔ میں دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہوں۔ بلکہ یوں سمجھیے کہ میرے مقابلے میں دنیا کے باقی ساتوں عجائبات کی اہمیت صفر کے برابر ہے۔ میں جیلی کی طرح لجلجے بھورے اور سفید ذرّات سے بنا ہوا ایک اعشاریہ تین چھے(1.36) کلوگرام وزن کا چھوٹا سا حصہ ہوں۔ میری بناوٹ دنیا کی جدید ترین مشینوں کی بناوٹ سے بھی زیادہ پیچیدہ ہے۔ میری بناوٹ میں کروڑوں باریک باریک خلّیات نے حصہ لیا ہے۔ دنیا کا کوئی کمپیوٹر ایسا نہیں ہے جو میری طرح قسم قسم کے کام کر سکے۔ کیا آپ نے اب تک نہیں پہچانا؟ میں آپ کے جسم کا ایک اہم حصہ یعنی دماغ ہوں۔



شاید میں کچھ غلط کہہ گیا ہوں۔ میں آپ کے جسم کا صرف ایک حصہ نہیں بلکہ میں ہی سب کچھ ہوں، میں ہی آپ کے ارادوں، آپ کے کاموں اور آپ کی ساری صلاحیتوں کا مالک ہوں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کانوں سے سنتے ہیں، زبان سے چکھتے ہیں اور انگلیوں سے کسی کو چھو کر اس کا احساس کرتے ہیں۔ لیکن آپ کو شاید معلوم ہے یا نہیں کہ یہ ساری باتیں میرے اشارے پر عمل میں آتی ہیں۔ آنکھ، کان، زبان اور انگلیاں تو صرف واسطے اور وسیلے ہیں جن کا کام میرے حکم پر عمل کرنا ہے۔ اگر آپ انسانی جسم کو ایک ملک مان لیں تو میں اس ملک کا بادشاہ ہوں اور دوسرے عہدے داروں سے اپنی مرضی کے مطابق کام لیتا ہوں۔

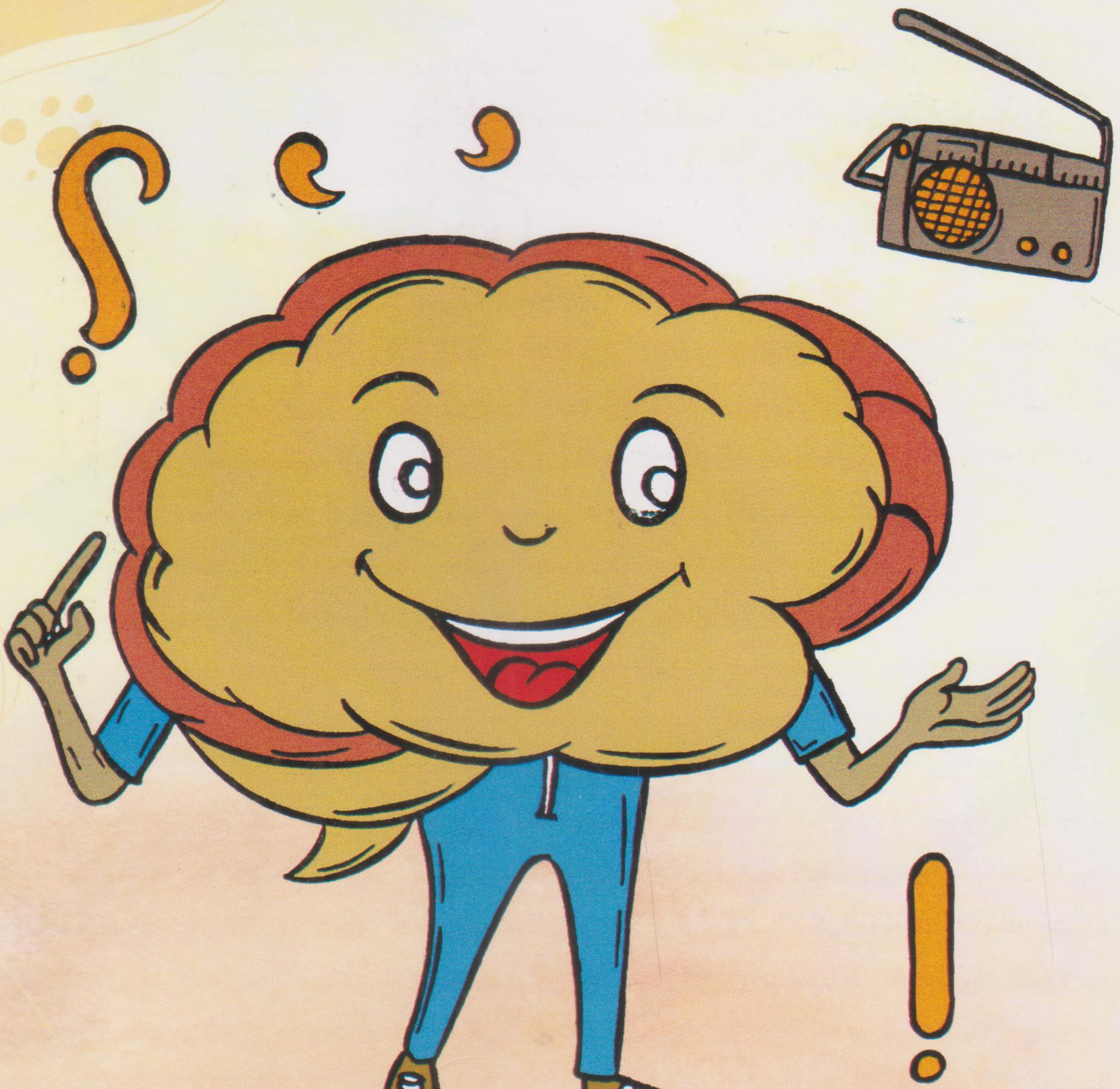


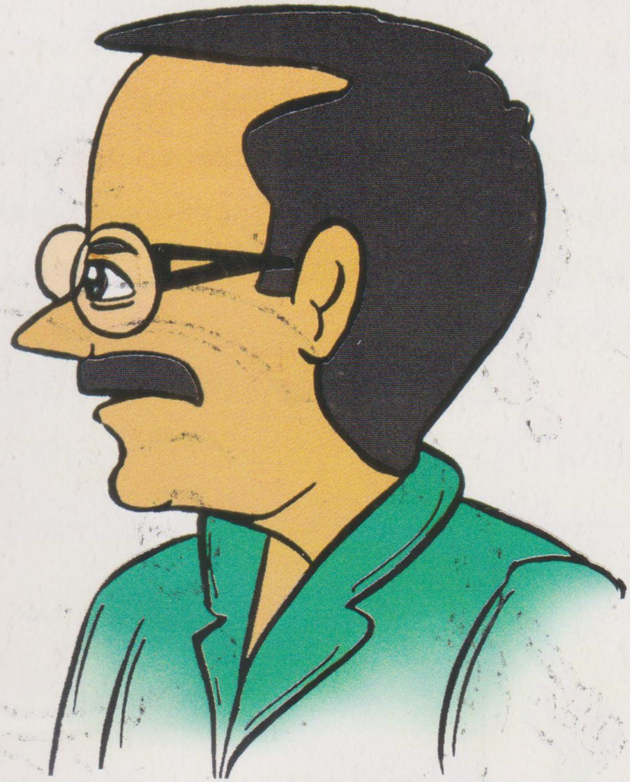


میں کام کرنے سے کبھی گھبراتا نہیں اور نہ میرا کام کبھی بند ہوتا ہے۔ اس وقت بھی جب آپ دن بھر کام کرنے کے بعد تھک ہار کر نیند کی آغوش میں آرام کرتے ہیں، میں ایک ایسے مشینی نظام کو کنٹرول کرتا رہتا ہوں جو دنیا کے سارے ٹیلی فون ایکسچینجوں کی لائنوں سے بھی زیادہ پیچیدہ ہے۔ باہری دنیا سے اطلاعات اور خیالات کا جو سیلاب ہر لمحے آپ کے ذہن کی طرف بڑھتا رہتا ہے، وہ آپ کے ذہن کی دیواروں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کے لیے کافی ہے، لیکن میں ایسا نہیں ہونے دیتا۔ میں اہم واقعات کا انتخاب کرتا ہوں اور اس طرح آپ کو غیر ضروری باتوں کے بارے میں نہیں سوچنے دیتا۔

اگر آپ بیک وقت ریڈیو بھی سننا چاہیں اور کسی کتاب کا مطالعہ بھی جاری رکھنا چاہیں تو یہ ناممکن ہے۔ ایک وقت میں آپ اپنی پوری توجہ کسی ایک ہی سمت رکھ سکتے ہیں۔ کسی دلچسپ کتاب کا مطالعہ کرتے وقت آپ ریڈیو پر بجنے والی بہترین موسیقی پر بھی دھیان نہیں دے پاتے۔ اس کا سبب کیا ہے؟ میں ہی اس کا سبب ہوں۔ میں آپ کو ایک وقت میں صرف ایک ہی کام کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ وہی کام جو زیادہ ضروری یا پھر زیادہ پسندیدہ ہو۔

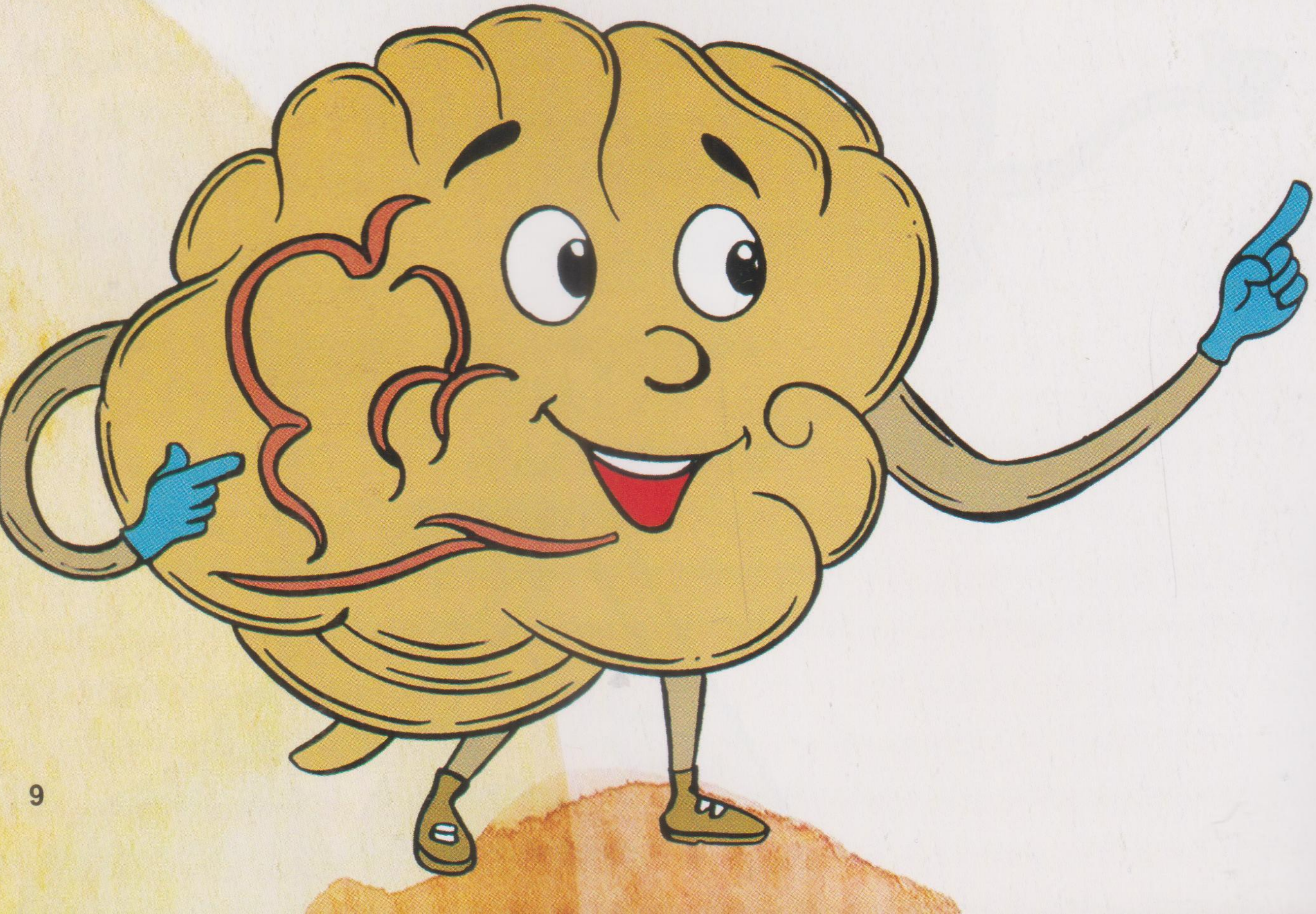






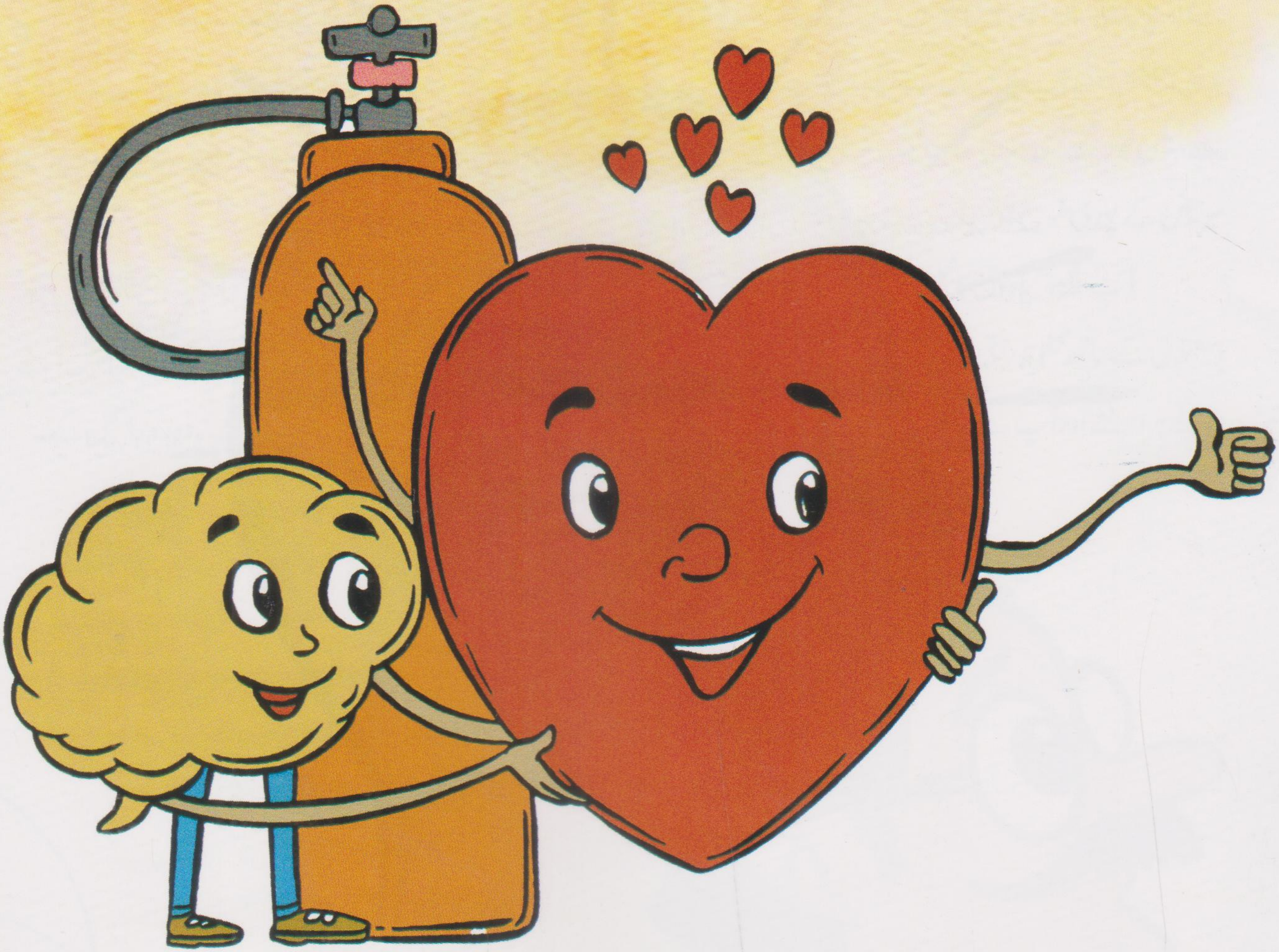
اگر خدانخواستہ آپ کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو میں فوراً آپ کی حفاظت کے لیے آگے بڑھتا ہوں۔ مثال کے طور پر اگر آپ کسی پہاڑی پر سے پھسل جائیں تو میں فوراً آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ آپ دوبارہ اپنا توازن کس طرح قائم کر سکتے ہیں۔ میں آپ کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ آپ کسی ابھری ہوئی چٹان کا سہارا لے کر خود کو بچائیں۔ اس ہدایت کے باوجود اگر آپ پہاڑی سے نیچے گر پڑتے ہیں تو میں ہی آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ آپ کو کہاں کہاں چوٹ لگی ہے اور اس چوٹ کا علاج کس طرح ہونا چاہیے، لیکن میرا کام یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ میں اس حادثے کو اپنی یادداشت میں محفوظ کر لیتا ہوں، تاکہ جب کبھی دوبارہ آپ کسی پہاڑی پر چڑھنے کی کوشش یا ارادہ کریں۔ تو میں آپ کو یہ حادثہ یاد دلا کر احتیاط برتنے کا مشورہ دے سکوں۔

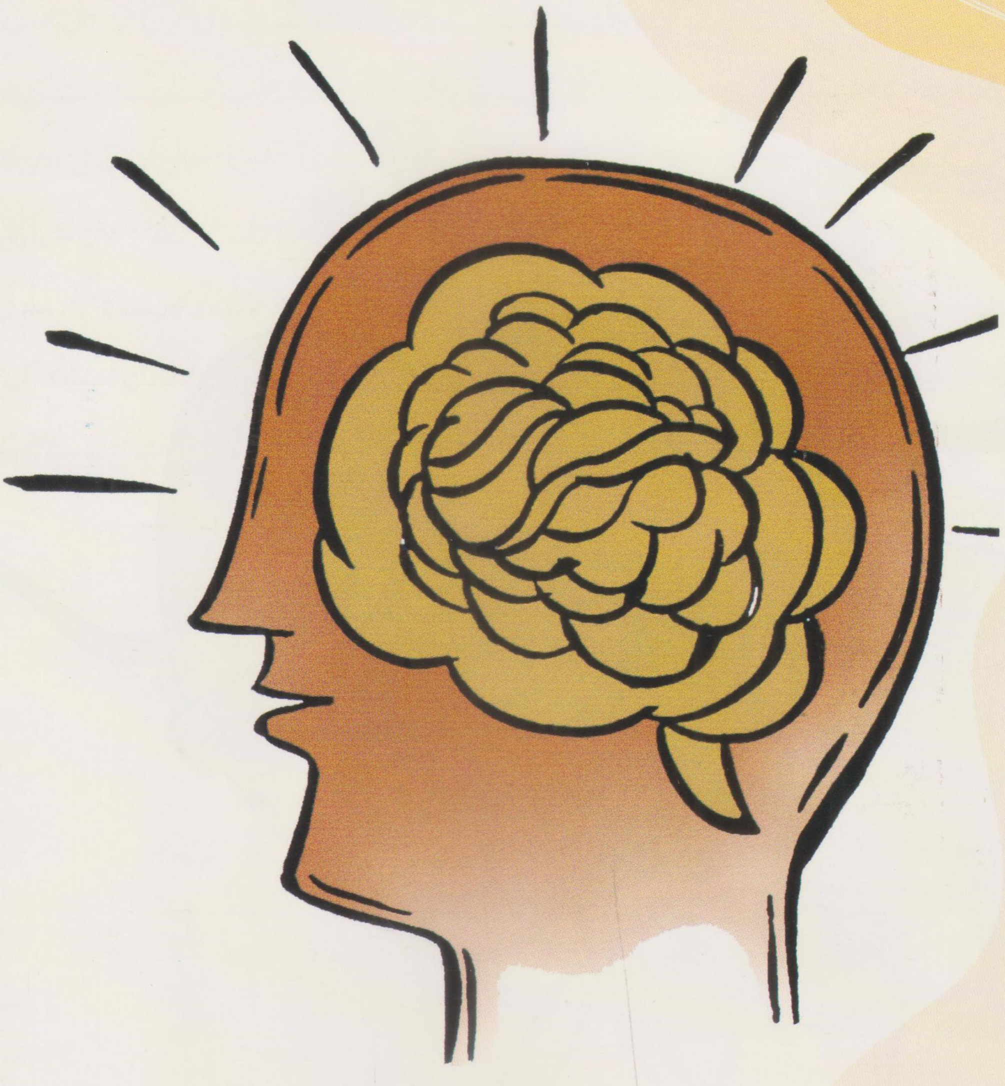
انسانی زندگی کو خارجی خطرات سے محفوظ رکھنے کے علاوہ میں اس کی داخلی طور پر نگرانی کرتا ہوں۔ مثال کے طور پر میں آپ کی سانس کی رفتار پر ہمیشہ گہری نگاہ رکھتا ہوں۔ جوں ہی حسّی قوتوں کے ذریعے مجھے یہ خبر ملتی ہے کہ آپ کے خون میں کاربن ڈائی اوکسائڈ کی مقدار زیادہ ہو رہی ہے اور آپ کو مزید آکسیجن کی ضرورت ہے، میں سانس کی رفتار کو تیز کر دیتا ہوں۔ اس طرح زیادہ آکسیجن آپ کے



پھیپھڑوں میں جاتی ہے، جس سے کھنچاؤ کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور سینے کے پٹھوں کو آرام ملتا ہے۔ اسی طرح ہزاروں مواقع آتے ہیں جب میں آپ کی حفاظت کرتا ہوں لیکن میری یہ خدمات مفت نہیں ہیں۔ سچ پوچھیئے تو میں معاوضہ طلب کرنے کے معاملے میں زیادہ لالچی ہوں۔ یہی دیکھئے کہ میں آپ کے کل جسمانی وزن کا صرف 2 فیصد ہوں، لیکن آپ جس قدر آکسیجن استعمال کرتے ہیں اس کا 20 فیصد صرف مجھ پر خرچ ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کا دل جس قدر خون صاف کرتا ہے اس کا پانچواں حصہ صرف میرے استعمال میں آتا ہے۔ مجھے آکسیجن اور خون کی مستقل ضرورت رہتی ہے۔ اگر ان چیزوں کی رسد (سپلائی) میں ذرا بھی کم ہو جائے تو میرے کام کرنے کی صلاحیت آدھی ہو جاتی ہے اور آپ فوراً بیہوش ہو جاتے ہیں۔ اگر چند منٹوں کے لیے بھی مجھے میری غذا یعنی آکسیجن اور خون نہ ملے تو میں بری طرح زخمی ہو جاتا ہوں، جس کا نتیجہ فالج بھی ہو سکتا ہے اور موت بھی۔ اس کے علاوہ مجھے ایک اور غذا کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو میں گلوکوز کی شکل میں حاصل کرتا ہوں۔







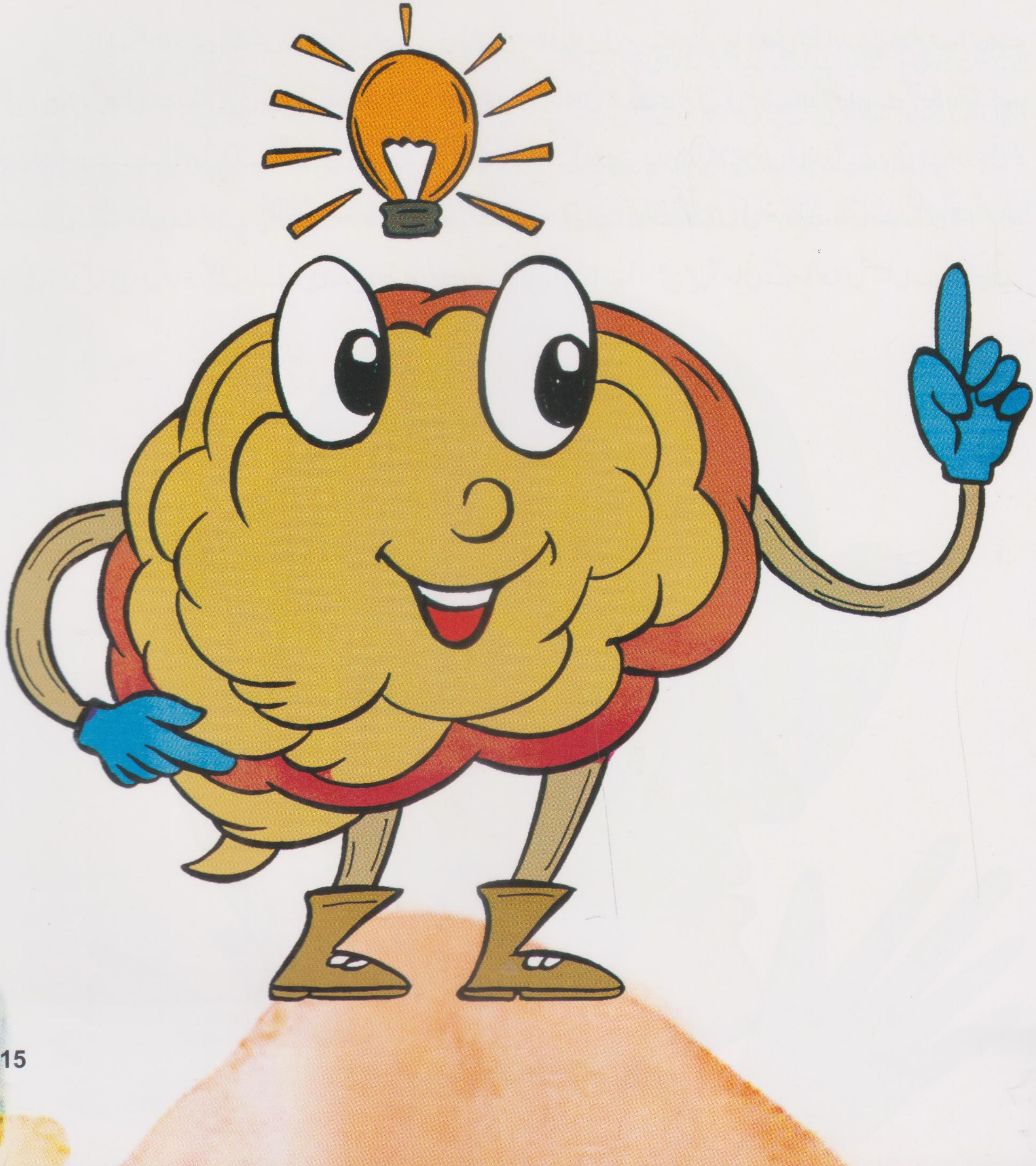
میں ایک وسیع براعظم جیسا ہوں، جس کے حالات آج تک راز میں ہیں۔ میرے بارے میں تحقیق کرنے والے اب تک میری سطح پر پائی جانے والی باہری لکیروں میں ہی الجھے ہوئے ہیں لیکن اسی چھان بین کے دوران لوگوں کو میرے بارے میں کچھ دل چسپ باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ انہی میں سے ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ اگرچہ ہر طرح کے درد اور تکلیف کا احساس میرے ہی ذریعے سے ہوتا ہے، لیکن خود مجھے کبھی درد کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اس وقت بھی نہیں جب میرا کوئی حصہ کٹ جاتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ میرا آپریشن مریض کے پوری طرح ہوش میں رہتے ہوئے بھی کیا جاسکتا ہے۔

آپ مجھے ''یادوں کا محل'' بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ میرے چھوٹے سے وجود میں آپ کی زندگی اپنی تمام یادوں، نشانیوں اور وسعتوں کے ساتھ محفوظ رہتی ہے۔ آپ اسے سمجھیں اور مجھ پر یقین کریں یا نہ کریں، مگر حقیقت یہی ہے کہ میں آپ کی زندگی میں پیش آنے والے ہر واقعے اور آپ سے متعلق ہر یاد کو محفوظ کر لیتا ہوں۔ اگر آپ کو کبھی مجھے چیر کر دیکھنے کا موقع ملے تو آپ حیرت زدہ رہ جائیں گے۔

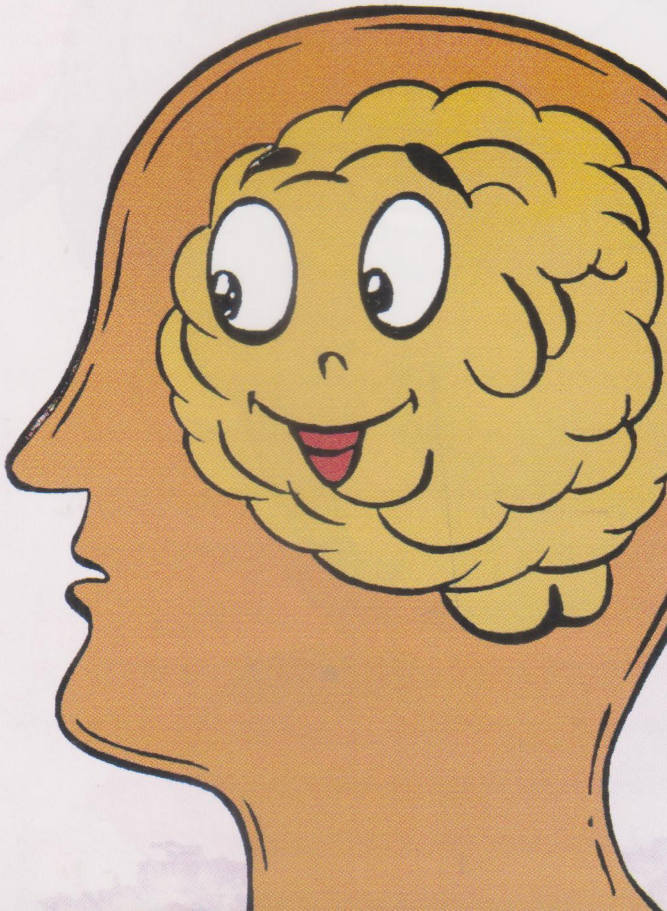


آپ کو یہ دیکھ کر بے حد تعجب ہوگا کہ میرے ایک خاص حصے پر بجلی کی رو کے ذریعے سے ہلکی سی گُدگُدی پیدا کرتے ہی آپ کی نظریں ایک ایسے استاد کو دیکھنے لگیں گی جسے آپ بہت عرصے پہلے بھول چکے تھے۔ اسی طرح کسی دوسری تحریک سے آپ کے کانوں میں برسوں کا بھولا ہوا کوئی گیت گونجنے لگے گا یا کسی ریلوے انجن کی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگے گی۔





میں ایک محفوظ ترین قلعے میں رہتا ہوں۔ کھوپڑی کی ہڈی کی موٹائی اوپری سرے پر تقریباً چھ ملی میٹر اور نیچے کی طرف اس سے بھی زیادہ موٹی رہتی ہے۔ میں پانی کی طرح ایک سیال مادے میں ڈوبا رہتا ہوں جو مجھے ہر طرح کی ضرب اور جھٹکوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ خون اور گودے سے بنی ہوئی ایک حفاظتی دیوار چوکیدار کے فرائض انجام دیتی ہے۔ یہ دیوار کچھ چیزوں کو اندر آنے دیتی ہے اور باقی کو روک دیتی ہے۔ مثال کے طور پر یہ گلوکوز کو اندر جانے کی اجازت دے دیتی ہے، کیونکہ مجھے اس کی ضرورت رہتی ہے، لیکن جراثیم اور دوسری زہریلی چیزوں کو اندر نہیں جانے دیتی۔ زیادہ تر درد کو دور کرنے والی اور خواب آور چیزیں آسانی کے ساتھ اس فصیل سے گزر جاتی



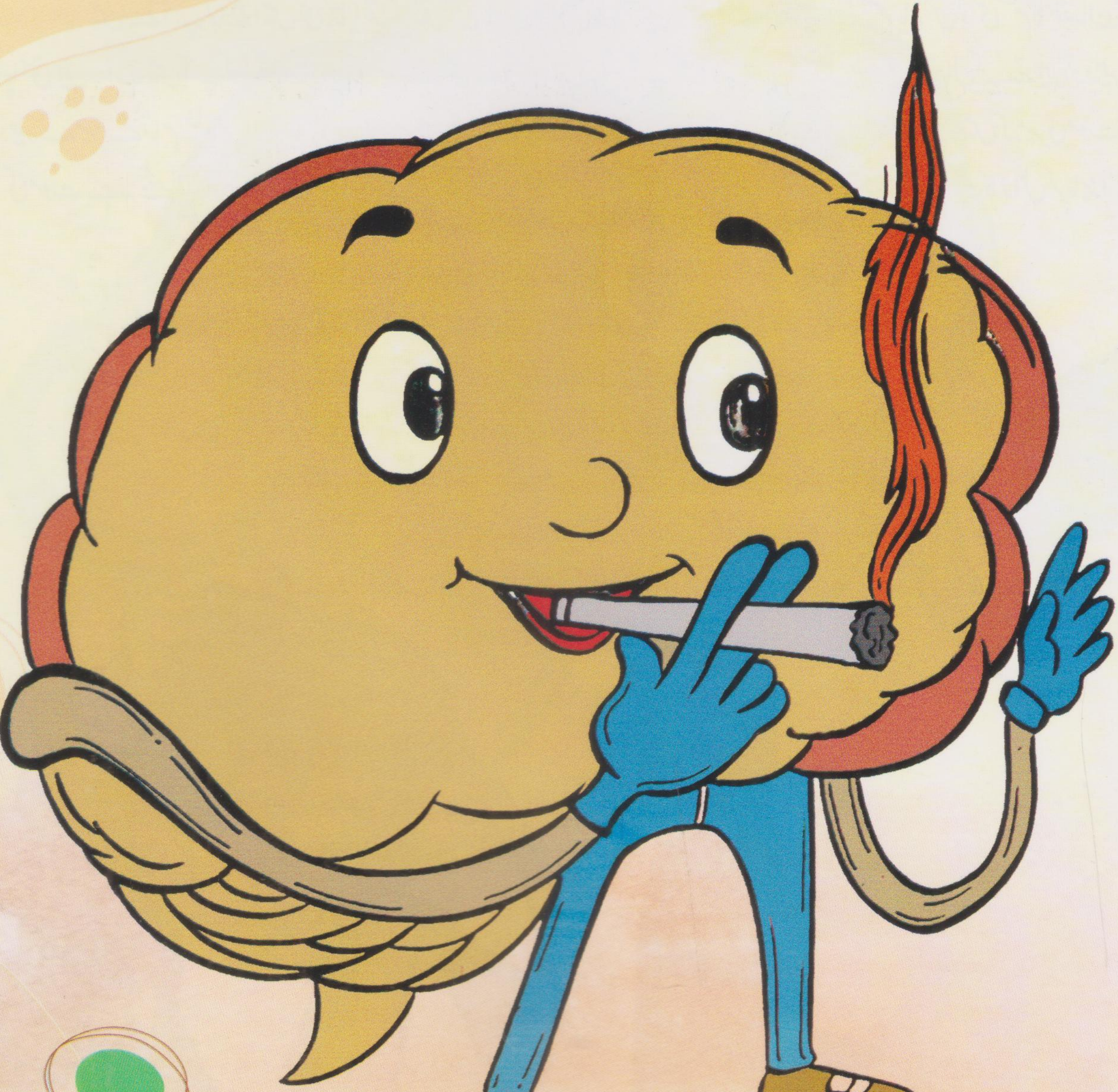
ہیں، لیکن میری بدقسمتی یہ ہے کہ نشہ پیدا کرنے والی چیزوں کو بھی یہ حفاظتی دیوار نہیں روک پاتی۔ یہ چیزیں نہ صرف میری ساخت کو نقصان پہنچاتی ہیں بلکہ میرے فطری فعل پر بھی اثر ڈالتی ہیں جس سے آپ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

میری بناوٹ کے بارے میں بھی تھوڑا جانتے چلیے۔ آپ اپنے لان میں رکھا ہوا کوئی ایسا تختہ میدان سے اٹھایئے جسے چاروں طرف سے گھاس نے ڈھک لیا ہو۔ گھاس کی بے شمار جڑیں ایک دوسرے میں بری طرح پیوست دیکھ کر آپ حیرت زدہ رہ جائیں گے۔

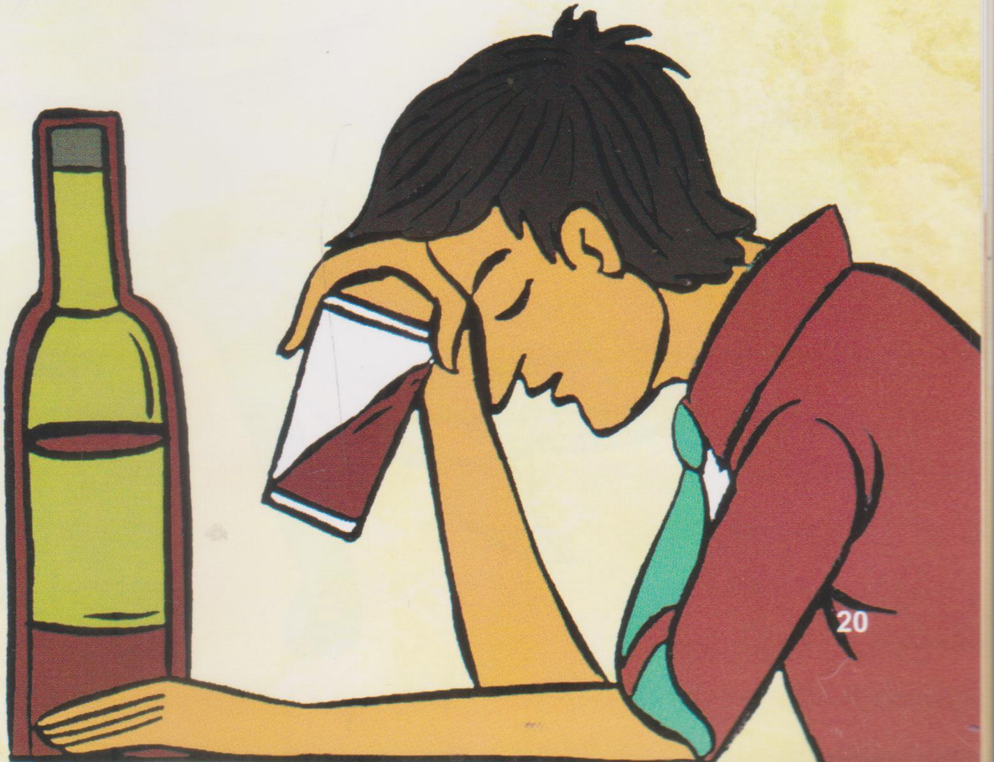


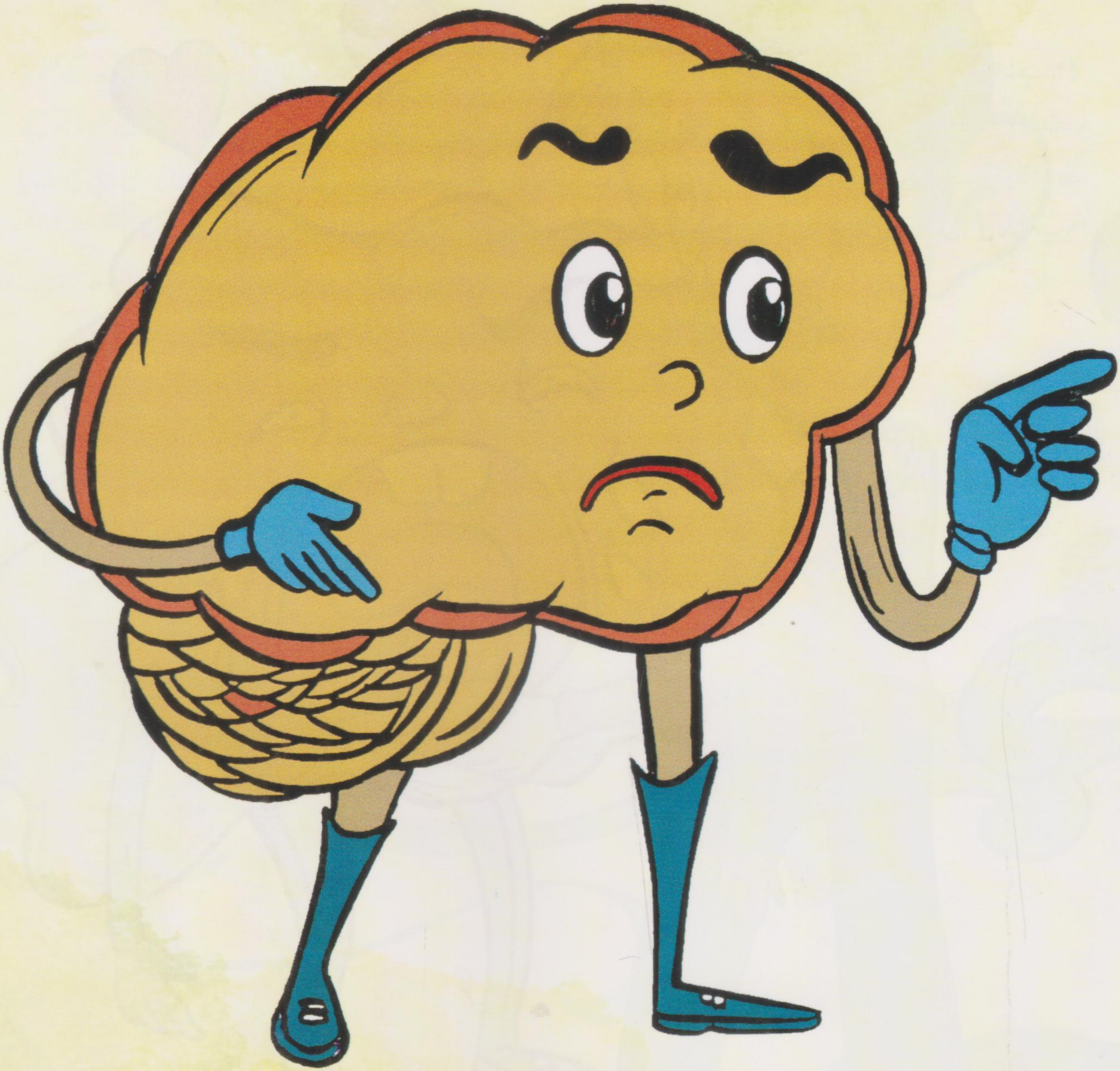
میں بھی اسی طرح کی ایک چیز ہوں۔ کروڑوں پتلی پتلی جڑوں، رگوں اور ریشوں سے بنا ہوا۔ بنیادی طور پر میں تین ارب عصبی خلیات یعنی نیورون سے بنا ہوا ہوں جو اپنے سے ساٹھ ہزار گنا زیادہ تعداد میں ایکسونوں اور عصبی نسیجوں میں موجود ریشوں سے مضبوطی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ میرا ہر نیورون ایک ایسی مکڑی سے ملتا جلتا ہے جو ایک تار میں جُڑی ہوئی ہو۔

آپ جانتے ہیں کہ آپ کے دو گردے ہیں اور پھیپھڑے بھی دو ہیں اور آنکھیں بھی دو ہیں۔ البتہ میرے بارے میں آپ کو یقین ہے کہ میں کوئی جوڑی دار عضو نہیں ہوں۔ آپ کا یہ خیال ایک طرح سے غلط ہے۔ سچ پوچھیئے تو میں بھی ایک لمبے شگاف کے ذریعے واضح طور پر دو حصوں میں بٹا ہوا ہوں۔ ہر ایک آدھے حصے کو آپ دماغی نصف کُرہ کہہ سکتے ہیں۔ میرے بائیں حصے سے آپ کے جسم کی داہنی سمت کے بیشتر کام انجام پاتے ہیں اور میرا داہنا حصہ آپ کے جسم کی بائیں سمت واقع تمام اعضا کو کنٹرول کرتا ہے۔ میرا بایاں حصہ آپ کے بولنے، سننے، لکھنے پڑھنے اور دوسرے دماغی محنت کے کام کرنے میں خاص طور پر معاون ہوتا ہے۔ میرا دایاں حصہ کسی اتفاقی، فوری اور ہیجانی مسئلے کا حل نکالنے میں مدد کرتا ہے۔



میں نے آپ کو ابتدا میں ہی بتایا تھا کہ میں ان باہری قوتوں کا بدترین دشمن ہوں جو آپ کے جسم یا ذہن کو کسی قسم کا نقصان پہنچانا چاہتی ہیں۔ اب میں آپ کو یہ بھی بتادوں کہ میرے بھی کچھ دشمن ہیں۔ اگر آپ نشہ آور چیزیں مستقل طور پر استعمال کرتے ہیں تو دھیرے دھیرے میرے تمام خلیے برباد ہوجائیں گے۔ یہاں تک کہ میں مردہ ہوجاؤں گا اور شاید یہ بتانے کی کوئی ضرورت نہیں کہ میری موت آپ کی موت ہے۔ مجھے نقصان پہنچانے والی دوسری چیزوں میں ذہنی جھٹکے اہم ہیں۔ ان ذہنی جھٹکوں کے برے اثرات کا زائل کرنا بڑا مشکل







کام ہے۔ ان مضر اثرات سے محفوظ رہنے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ آپ ذہنی جھٹکوں، الجھنوں اور پریشانیوں سے جہاں تک ہو سکے محفوظ رہنے کی کوشش کریں۔ میرے دشمنوں میں تیسرا مقام ''دماغی چوٹ'' کا ہے۔ مضبوط کھوپڑی اور لچکیلے گدّوں کے ذریعے سے محفوظ ہونے کے باوجود مختلف طرح کے حادثات اور صدمات کا مجھ پر اثر ہوتا ہے۔ میں چونکہ ایک طرح کے قلعے میں گھرا رہتا ہوں اس لیے چوٹ یا ضرب لگنے پر پھیل بھی نہیں سکتا۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ میرے خلیے برباد ہو جاتے ہیں اور میں مردہ ہو جاتا ہوں۔



میری کہانی بڑی طویل ہے۔ میرا قصہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ نہ جانے کتنے پہلوؤں پر میں روشنی نہیں ڈال سکا۔ آپ نے سورج اور چاند کو ایک معین وقت پر طلوع اور غروب ہوتے دیکھا ہوگا، آپ نے یہ بھی سنا ہوگا کہ مرغی کے ایک انڈے سے دو بچے پیدا ہوئے، آپ نے کہیں نہ کہیں یہ بھی پڑھا ہوگا کہ ایک آدمی کا دل ہٹا کر اس کی جگہ بھیڑ کا دل لگا دیا گیا۔ یہ ساری باتیں حیرت انگیز ہیں، لیکن میں پھر یہی کہوں گا کہ سب سے زیادہ حیرت انگیز میں ہوں۔ قدرت کا سب سے پیچیدہ نظام۔ میں اپنی تعریف کا کوئی موقع رائگاں نہیں جانے دیتا۔ میں اپنے بارے میں اور بھی بہت کچھ کہہ سکتا ہوں، کیونکہ آج مجھے بولنے کا موقع ملا ہے، لیکن میں جانتا ہوں کہ آپ کچھ تھکن محسوس کر رہے ہوں گے۔ میں آپ کا ہمدرد، دوست ہوں، اس لیے اب آپ کو آرام کرنے کا مشورہ دیتا ہوں۔



”میں ہی مالک میں، ہی نوکر“ اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک دلچسپ اور معلوماتی کہانی ہے۔ اس کہانی میں انسانی جسم کے ایک اہم عضو یعنی دماغ کی بناوٹ اور کارکردگی کا بہت سادہ اور آسان زبان میں تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اس کہانی کے ذریعے اعجاز علی ارشد نے بچوں میں سائنٹفک سوچ کو ابھارنے کی کوشش کی ہے اور بچوں کی ذہنی سطح کا خیال بھی رکھا ہے۔



اعجاز علی ارشد

اعجاز علی ارشد اردو زبان و ادب کی خدمات کے حوالے سے بین الاقوامی شہرت کے حامل ہیں۔ وہ پٹنہ یونیورسٹی میں ڈین آف اسٹوڈنٹس ویلفیر، ڈین فیکلٹی آف ہومنٹیز نیز پروفیسر و صدر شعبہ اردو کے طور پر کام کرنے کے علاوہ تین برس مولانا مظہرالحق عربی و فارسی یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور پرنسپل پٹنہ کالج رہے۔ ان کی دو درجن سے زائد کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ انھیں مختلف اداروں سے انعامات و اعزازات بھی مل چکے ہیں۔

ISBN 978-93-49533-96-7
9 789349 533967
NCPUL | DELHI | INDIA

قیمت -/30 روپے

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت تعلیم، حکومت ہند، نئی دہلی
فروغ اردو بھون ایف سی، 33/9
انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی-110025